بدھ 28 اپریل 1999ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

بدھ 28-اپریل 1999ء-۱۱ محرم الحرام 1420 ہجری-28-شہادت 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 92

خرچ میں توازن

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اور مومن وہ لوگ ہیں کہ جب خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی نہیں کرتے اور نہ بخل کرتے ہیں اور ان کا خرچ ان دونوں حالتوں کے درمیان ہوتا ہے۔ (الفرقان - 68)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

نیکوں کی یہ عادت ہوتی ہے۔ کہ خدا کی رضاجوئی کے لئے اپنے قریبیوں کو اپنے مال سے مدد کرتے ہیں اور نیز اس مال میں سے یتیموں کے تعہد اور ان کی پرورش اور تعلیم وغیرہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں اور مسکینوںؒ کو فقر و فاقہ سے بچاتے ہیں اور مسافروں اور سوالیوں کی خدمت کرتے ہیں۔ اور ان مالوں کو غلاموں کے آزاد کرانے کے لئے اور قرضداروں کو سبکدوش کرنے کے لئے بھی دیتے ہیں اور اپنے خرچوں میں نہ تو اسراف کرتے ہیں نہ تنگ دلی کی عادت رکھتے ہیں...... اور میانہ روش چلتے ہیں پیوند کرنے کی جگہ پیوند کرتے ہیں۔ اور خدا سے ڈرتے ہیں اور ان کے مالوں میں سوالیوں اور بے زبانوں کا حق بھی ہے۔ بے زبانوں سے مراد کتے' بلیاں' چڑیاں' بیل' گدھے' بکریاں اور دوسری چیزیں ہیں۔ وہ تکلیفوں اور کم آمدنی کی حالت میں اور قحط کے دنوں میں سخاوت سے تنگ دل نہیں ہو جاتے بلکہ تنگی کی حالت میں بھی اپنے مقدور کے موافق سخاوت کرتے رہتے ہیں۔ وہ کبھی پوشیدہ خیرات کرتے ہیں اور کبھی ظاہر۔ پوشیدہ اس لئے کہ تاریاکاری سے بچیں اور ظاہر اس لئے کہ تا دوسروں کو ترغیب دیں۔ خیرات اور صدقات وغیرہ پر جو مال دیا جائے اس میں یہ ملحوظ رہنا چاہئے کہ پہلے جس قدر محتاج ہیں ان کو دیا جائے۔ ہاں جو خیرات کے مال کا تعہد کریں۔ یا اس کے لئے انتظام و اہتمام کریں ان کو خیرات کے مال سے کچھ مال مل سکتا ہے اور نیز کسی کو بدی سے بچانے کے لئے بھی اس مال میں سے دے سکتے ہیں۔ ایسا ہی وہ مال غلاموں کے آزاد کرنے کے لئے اور محتاج اور قرضداروں اور آفت زدہ لوگوں کی مدد کے لئے بھی۔ اور دوسری راہوں میں جو محض خدا کے لئے ہوں وہ مال خرچ ہو گا۔ تم حقیقی نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے جب تک کہ بنی نوع کی ہمدردی میں وہ مال خرچ نہ کرو۔ جو تمہارا پیارا مال ہے۔ غریبوں کا حق ادا کرو۔ مسکینوں کو دو۔ مسافروں کی خدمت کرو۔ اور فضولیوں سے اپنے تئیں بچاؤ یعنی بیاہوں شادیوں میں اور طرح طرح کی عیاشی کی جگہوں میں اور لڑکا پیدا ہونے کی رسوم میں جو اسراف سے مال خرچ کیا جاتا ہے اس سے اپنے تئیں بچاؤ۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 ص 358-357)

فرمایا:۔ "امراء بہت سے فضول خرچ رکھتے ہیں' جس سے آخر کو انہیں بہت نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اگر وہ اعتدال کے ساتھ اپنی زندگی بسر کریں' تو کچھ حرج نہیں ہے۔ سود کی بلا نے مسلمانوں کو بہت کمزور کر دیا ہے۔ یہ بنئیے سود در سود لے کر آخر ساری جائدادوں پر قبضہ کر لیتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 584)

خرچ میں کفایت کی نصیحت

حضرت ملک غلام فرید صاحب بیانؓ فرماتے ہیں کہ:۔

"چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم مینیجر نصرت گرلز سکول قادیان نے مجھے بتایا کہ جب وہ بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں سپرنٹنڈنٹ تھے ان دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الاول دو یا تین یتیموں کا خرچ اپنی طرف سے دیا کرتے تھے۔ انہی دنوں میاں عبدالحی صاحب کو بھی حضور نے بورڈنگ میں داخل کروایا۔ ان یتیم بچوں کے اخراجات کے متعلق کبھی مجھ سے جو سپرنٹنڈنٹ تھا' نہیں پوچھا تھا کہ اتنا خرچ کیوں ہے۔ لیکن جب اپنے بیٹے میاں عبدالحی صاحب کو بورڈنگ میں داخل کروایا تو مجھے فرمایا۔ میاں غلام محمد! میں ایک غریب آدمی ہوں۔ یہ خیال رکھیں کہ عبدالحی کا خرچ کم ہو۔ میں زیادہ ادا نہیں کر سکتا۔ چوہدری صاحب یہ بات سنا کر مجھے کہنے لگے کہ یتیم بچوں کا خرچ ادا کرتے ہوئے کبھی آپ نے مجھ سے نہیں پوچھا تھا۔ جتنا بل بھیجتا تھا ادا فرما دیتے تھے۔ لیکن اپنے بچے کے متعلق یہ ارشاد فرمایا۔"

(مبشرین احمد ص 39)

سادہ زندگی کے بابرکت نتائج

○ سیدنا حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو محض اس لئے قائم کیا ہے کہ وہ اخلاق حسنہ دنیا میں قائم کرے جو آج معدوم نظر آتے ہیں۔ یہی غرض میری تحریک جدید کے قیام سے تھی۔ چنانچہ تحریک جدید کے جو اصول مقرر کئے گئے تھے ان میں جہاں یہ امر مد نظر رکھا گیا تھا کہ جماعت اپنے حالات کو بدلنے کی کوشش کرے وہاں اس امر کو بھی مد نظر رکھا گیا تھا کہ ان اصول پر عمل کرنے کے نتیجہ میں جماعت کو اپنی ذمہ داری کی ادائیگی کے زیادہ سے زیادہ سامان میسر آسکیں۔ اسی طرح تحریک جدید کے اصول میں اس امر کو بھی مد نظر رکھا گیا تھا کہ امراء اور غرباء میں جو خلیج حائل ہے اور جس کی بنا پر امراء میں کبر اور خود پسندی اور بڑائی اور احسان جتانے کا مادہ پایا جاتا ہے اس کو دور کیا جائے۔ ان تمام مطالبات کا مقصد جماعت کے اندر اخلاق حسنہ کو قائم کرنا تھا اور ان مطالبات کا مقصد محض یہ تھا کہ جماعت

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2-50 روپے

مرتبہ عبد السمیع خان — نمبر 17

ہمارا چاند قرآں ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ترجمۃ القرآن کلاس

کلاس نمبر 5 حصہ نمبر 4
ریکارڈنگ 5- اگست 94ء

شیطان اور ابلیس

البقرہ آیت 37- شیطان اور ابلیس ایک ہی مضمون کے دو پہلو ہیں شیطان اس بنیادی نفسانی حالت کا نام ہے جو بغاوت پر آمادہ کرتی ہے اور نفس امارہ ہی کو شیطان دکھایا گیا ہے ظاہری طور پر اس کا وجود متمثل ہو سکتا ہے لیکن اس میں بحث نہیں نفس امارہ کو شیطان بتانا حدیث سے ثابت ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ شیطان ہر شخص کے خون میں دوڑ رہا ہے۔ ابلیس نہیں فرمایا شیطان فرمایا ہے اور کسی نے تعجب سے عرض کیا کیا یا رسول اللہ آپ کے خون میں بھی۔ آپؐ نے فرمایا ہاں لیکن میرا شیطان مسلمان ہو گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ امارہ کے اوپر کاٹھی ڈال دینا اور اسے سو فیصد قابو کر لینا ایسا ہے جیسا کسی کا شیطان مسلمان ہو گیا جس کا نہ ہو وہ ابلیس بنتا ہے یہ فرق ہے شیطان اور ابلیس میں شیطان ہر انسان میں قدر مشترک ہے بعض شیطان کو لگامیں ڈال دیتے ہیں اور ناکارہ کر دیتے ہیں وہ شیطان کے چنگل سے پوری طرح آزاد ہو جاتے ہیں اور ان کا شیطان بیکار ہو کر رہتا ہے اور ان کے پاک وجود میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کر سکتا جو اس کے سامنے سر جھکا دیں ان کے اندر تبدیلیاں پیدا کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب وہ شیطان مجسم بن جائیں تو ان کا نام ابلیس ہو جاتا ہے۔ تو ابلیس شیطان کے انسانی روپ دھارنے کا نام سمجھ لیں۔ تو اس زمانے میں بھی کچھ سرکش لوگ تھے ان کو ابلیس کہا گیا ہے۔ ابلیس سے مراد وہ شیطان نہیں ہے کیونکہ وہ شیطان تو ہر وجود میں ہے اس زمانے میں جو بہت بدبخت لوگ تھے جنہوں نے آدم کا مقابلہ کیا اور کہا کہ ہم کسی قیمت پر نہیں مانیں گے ان کو ابلیس فرمایا گیا ہے۔

توبہ کی شرط

البقرہ- آیت 38- آدم نے کچھ کلمے اپنے رب سے سیکھے یہ نہیں کہ اللہ نے سکھائے یہ فرق کیوں ہے توبہ کے بعد پہلی توجہ انسان کے اندر سے پیدا ہونی چاہئے اگر وہ توجہ نہ پیدا ہو جو شرمندگی یا ندامت کی صورت میں پیدا ہوتی ہے تو اللہ کچھ نہیں سکھاتا پھر ایسے شخص سے اللہ روگردانی فرمالیتا ہے تو آدم میں معلوم ہوتا ہے شرمندگی کا احساس پیدا ہوا اس کے نتیجے میں وہ متوجہ ہوا ہے خدا کی طرف اور پھر اس نے سیکھے اس لئے فاعل آدم کو بنا دیا یعنی آدم کی اللہ تعالیٰ نے ' ایک قسم کی تعریف فرمائی کہ اس کے اندر توجہ پیدا ہوئی تب ہم نے اس کو سکھائے اس نے سیکھنے کی خواہش کی تب ہم نے اس کو سکھائے۔

ان کلمات کے نتیجے میں اللہ نے اس کی توبہ کو قبول بھی فرمالیا اور اس کی طرف رحم کے ساتھ جھکا۔ توبہ کا لفظ جب اللہ پر آئے تو توبہ قبول کرنے کا معنی رکھتا ہے جب بندے پر آئے۔ تو توبہ کرنے کے معنے رکھتا ہے۔

کلاس نمبر 6
11- اگست 1994ء

دو طرفہ عہد

البقرہ- آیت 41- اُوفوا بعھدی اور پورا کرو میرے عہد کو اوف بعھدکم میں تمہارے عہد کو پورا کروں گا۔ مراد یہ ہے کہ عہد جو ہیں یہ دو طرفہ ہوا کرتے ہیں اگر ایک عہد کو توڑ دے تو دوسرے پر اس عہد کی پابندی نہیں آتی آنحضرت ﷺ کے زمانے میں جتنے بھی معاہدے ہوئے ہیں جب دشمن نے عہد توڑا ہے تو پھر موقعہ دے کر اس کو سمجھا کر رسول کریمؐ نے اس عہد کو ٹوٹا ہوا سمجھا اور مناسب کارروائی فرمائی پس عہد کے متعلق جو خدا تعالیٰ سے باندھا جاتا ہے شرط یہ ہے کہ اللہ اپنے عہد کو پورا کرے گا تو تم اپنے عہد کو پورا کرو گے۔ اگر تم عہد پورے نہیں کرو گے تو وہ وعدے ضروری نہیں کہ پھر اسی طرح پورے ہوں اور بعض دفعہ ٹال دیئے جاتے ہیں بعض وعدے ہیں جو ٹل ہی نہیں سکتے جو خدا تعالیٰ نے نبی سے کئے ہوئے ہوتے ہیں اس نبی نے چونکہ عہد کو پورا کیا ہوا ہوتا ہے اس لئے اس کے فیض سے قوم کو بھی فائدہ حاصل ہو جاتا ہے۔ مگر تاخیر بھی ہو جاتی ہے ان کے پورا ہونے میں۔ اگر قوم وفا نہ کرے جیسے موسیٰ سے وفا نہیں کی۔ تو خدا پابند نہیں رہا اس کو پورا کرنے کا لیکن چونکہ نبی سے وعدہ تھا اور نبی نے وفا کی تھی اس کے بھائی نے وفا کی تھی اس لئے تاخیر سے پورا کر دیا سزا بھی دیدی اور اپنے وعدہ پر بھی قائم رہا۔

مصدق کے معنے

البقرہ- آیت 42- مصدق کے معنے ہیں تصدیق کرنے والا اس کے دو تین معنے ہیں جن کو پیش نظر رکھنا چاہئے کیونکہ ہر ترجمے میں ہر معنی تو نہیں آسکتا- مصدقا لما معکم سے مراد ایک یہ بھی ہے کہ جو پیشگوئیاں تمہاری بائبل میں لکھی ہوئی موجود ہیں وہ ان کی تصدیق کرنے والا ان معنوں میں ہے کہ پوری کرنے والا ہو Realize کرنے والا ہو تمہارے خوابوں کی تعبیر ہے پس قرآن کریم اور محمد رسول اللہ ﷺ کا ظہور عین بائبل کی پیشگوئیوں کے مطابق ہے عہد نامہ قدیم اور جدید کی پیشگوئیوں کے مطابق ہے اس لئے ان کو سچا کر دکھایا۔ سچا کر دکھانا بھی مصدق میں معنًا شامل ہے۔ دوسرے یہ ہے کہ تم نے بہت سی باتیں اپنی طرف سے بڑھالی ہیں ان میں سے جن باتوں کی قرآن تصدیق کرے گا وہی اصل ہیں جو خدا کی طرف سے اتاری گئی ہیں باقی جو ہیں وہ یونہی ہیں تو تصدیق سے مراد ہر لفظ کی تصدیق نہیں بلکہ تصدیق سے مراد ہے چھان بین سے فیصلہ کرنے والا کہ کونسا حصہ تمہارے پاس سچا ہے اور کونسا جھوٹ ہے جو تم نے بنایا ہوا ہے۔ خدا کی طرف سے نہیں تھا۔ تو کسی بات کی کہتے ہیں نا تصدیق کرو۔ ہماری جماعت میں پریذیڈنٹ ہے اس سے تصدیق کرواؤ تصدیق کرنے والے کا یہ مطلب تو نہیں کہ ہر بات میں یہ کہہ دے کہ ہاں ٹھیک ہے ہر بات کو کہہ دے کہ سچی ہے تصدیق میں لفظ چھان بین اور پھر نتیجہ نکالنا شامل ہوتا ہے۔ تو مصدقا لما معکم تمہارے پاس جو کچھ بھی ہے اس کی تصدیق فرماتا ہے یعنی اس پر حکم و عدل بن کر بیٹھا ہوا ہے جس کو کہہ دے کہ یہ بات سچی ہے وہی خدا کی طرف سے ہے اور باقی باتیں تمہاری بنائی ہوئی ہیں۔

اول کافر نہ بنو

البقرہ- آیت 42- پہلے کافر سے کیا مراد ہے دو باتیں ہیں اول یہ کہ جو پہلے کفر کرتا ہے اس کے اوپر باقیوں کے کفر کی بہت ذمہ داری آجاتی ہے اس لئے یہ مراد نہیں کہ اول کافر نہ بنو۔ دوسرے کافر بن جاؤ یا تیسرے درجے کے کافر بن جاؤ یہ بالکل مراد نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ اگر تم نے پہلے پہلے کفر کیا تو بہت سارا فساد جو اس کے نتیجے میں برپا ہوگا اس کے ذمہ دار تم ہو گے اس لئے اس میں پہلے نہ بن جاؤ۔ دوسرے اول کافر کا مطلب ہے کہ کفر میں شدت اختیار کر کے نمایاں حیثیت اختیار کر جانا۔ اس سے بھی یہ مراد نہیں کہ دوسرے درجے کا کفر اختیار کرو مراد یہ ہے کہ کفر ایسی بد چیز ہے کہ اس میں جو بھی اول آئے گا بد ترین ہو گا پس ایسی بدبختی نہ کرو کہ تم کفر میں بد ترین شمار ہو...

O

وفا کی رسم کو اک آن بان دیتے ہیں
جہادِ شوق میں ہم لوگ جان دیتے ہیں

جنہیں ہے شوق نشانہ ہمیں بنانے کا
انہی کے ہاتھ میں تیر و کمان دیتے ہیں

ہمیں بھی چاہئے اشکوں کی فصل پر قرضہ
زمینِ درد کا ہم بھی لگان دیتے ہیں

خیال و فکر سے، شعر و ادب کی دنیا کو
نئی زمین - نیا آسمان دیتے ہیں

پڑے کہیں نہ کڑی دھوپ دشمنِ جاں پر
ردائے جان کو دشمن پہ تان دیتے ہیں

وہی ہیں گونگی فضاؤں کی رونق و خوشبو
جو حرف و صَوت کو قدسیؔ زبان دیتے ہیں

عبد الکریم قدسیؔ

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریاض محمود باجوہ صاحب

حضرت قاضی سید امیر حسین صاحب

حضرت قاضی صاحب بھیرہ ضلع شاہ پور (حال ضلع سرگودھا) کے رہنے والے تھے آپ کی ولادت 1864ء میں ہوئی۔ آپ کا خاندان بخاری سید تھا۔ مغلیہ دور حکومت میں آپ کے آباء واجداد کو "قاضی" کا جلیل القدر عہدہ حاصل رہا۔ اسی وجہ سے یہ خاندان قاضی کے نام سے موسوم ہوا۔ بھیرہ کو تاریخ احمدیت میں ایک خاص امتیاز حاصل ہے۔ حضرت خلیفہ۔ المسیح الاول.... کے علاوہ بھی متعدد رفقاء مسیح موعود جن کے نام 313 میں شامل ہیں بھیرہ سے تعلق رکھتے تھے مثلاً حضرت مولوی فضل دین صاحب، حضرت مفتی محمد صادق صاحب، حضرت مفتی فضل الرحمان صاحب، حضرت حافظ غلام محی الدین صاحب، حضرت مستری قطب الدین صاحب اور حضرت مخدوم مولوی محمد صدیق صاحب وغیرہ، اسی لئے حضرت مسیح موعودؑ نے بھیرہ کے متعلق فرمایا۔ "بھیرہ کو قادیان سے.... مناسبت ہے... کیونکہ بھیرہ سے ہم کو نصرت ملی ہے۔"

(ذکر حبیب ص163۔164 از مفتی محمد صادق صاحب)

ایسے ہی حضرت مصلح موعود.... جب 26 نومبر 1950ء کو پہلی بار بھیرہ تشریف لے گئے تو اہل بھیرہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ "بھیرہ بھیرہ والوں کے لئے ایک اینٹوں اور گارے یا اینٹوں اور چونے سے بنا ہوا ایک شہر ہے مگر میرے لئے یہ اینٹوں اور چونے کا بنا ہوا شہر نہیں تھا بلکہ میرے استاد جنہوں نے مجھے نہایت محبت اور شفقت سے قرآن کریم کا ترجمہ پڑھایا اور بخاری کا بھی ترجمہ پڑھایا ان کا مولد و مسکن تھا۔ بھیرہ والوں نے بھیرہ کی رہنے والی ماؤں کی چھاتیوں سے دودھ پیا ہے اور میں نے بھیرہ کی ایک بزرگ ہستی کی زبان سے قرآن کریم اور حدیث کا دودھ پیا۔ پس بھیرہ والوں کی نگاہ میں جو قدر بھیرہ شہر کی ہے میری نگاہ میں اس کی اس سے بہت زیادہ قدر ہے۔"

(الفضل 29 نومبر 1950ء ص3)

حضرت قاضی سید امیر حسین صاحب... کو ابتداء میں گھوڑوں کی تجارت کا شوق رہا۔ آپ کے والد صاحب بھی چونکہ یہی کاروبار کرتے تھے۔ مگر جوانی کے ایام میں یکایک آپ کی زندگی میں ایک انقلاب پیدا ہوا اور آپ نے اپنی پوری توجہ علم کے حصول کی طرف مبذول کر لی۔ ہندوستان کے کئی شہروں کے اسی سلسلہ میں سفر اختیار کئے۔ تعلیم کا بڑا حصہ سہارن پور کے مدرسہ "مظہر العلوم" سے مکمل کیا۔

علم حدیث اور اسماء الرجال کا آپ کو بہت گہرا علم تھا۔ علم حدیث سے محبت نے آنحضرت ﷺ کی محبت بھی آپ کے دل میں پیدا کر دی۔

سہارنپور کے مشہور محدث مولانا احمد علی صاحب آپ کے علم حدیث کے استاد تھے۔

تعلیم وتدریس کے پیشہ ہی کو آپ نے پسند فرمایا تا نئی نسل کو زیادہ سے زیادہ علمی فائدہ پہنچا سکیں۔ چنانچہ 1894ء میں آپ امرتسر میں "مدرستہ المسلمین" میں استاد مقرر ہوئے۔

(الفضل 2 ستمبر 1930ء ص7 تا9)

مدرسہ "مظہر العلوم" سہارنپور میں بھی آپ مدرس رہے۔

(بھیرہ کی تاریخ احمدیت مؤلفہ فضل الرحمان بسمل صاحب ص58)

قبول احمدیت

حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب کے نزدیک آپ نے 1893ء میں "مباحثہ آتھم" کے دوران امرتسر میں حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔

(الفضل 28۔اگست 1930ء ص9)

لیکن 1892ء کے جلسہ سالانہ میں بھی آپ شامل تھے (آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد5 ص616) الفضل 2 ستمبر 1930ء ص8 پر حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب کے نوٹ کے مطابق آپ جماعت احمدیہ امرتسر کی پہلی "انجمن فرقانیہ" کے صدر مقرر ہوئے۔

اس دوران آپ کی قادیان میں آمد اور حضرت مسیح موعود سے ملاقات اور حضور کی مہمان نوازی سے فیض یاب ہونے کا ذکر بھی ملتا ہے۔

چنانچہ "سیرت مسیح موعود" از عرفانی صاحب جلد اول کے صفحہ 152 پر لکھا ہے۔ "جناب قاضی امیر حسین صاحب بھیروی جو عرصہ دراز سے ہجرت کر کے قادیان بیٹھے ہوئے ہیں ایک زمانہ میں امرتسر کے "مدرسہ۔ المسلمین" میں ملازم تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں امرتسر سے قادیان میں آیا اور حضرت صاحب کو اطلاع دی آپ فوراً تشریف لائے اور شیخ حامد علی صاحب کو بلا کر حکم دیا کہ قاضی صاحب کے لئے جلد چائے لاؤ۔ یہ ایک واقعہ نہیں علی العموم ایسا ہی ہوتا تھا۔"

قبول احمدیت کی وجہ سے مخالفت شروع ہو گئی تھی چنانچہ آپ ملازمت ترک کر کے امرتسر سے قادیان ہجرت کر آئے۔

قادیان آکر نہایت قلیل گزارہ پر مدرسہ "تعلیم الاسلام" میں پڑھانے لگے۔ جنوری 1906ء جب "مدرسہ تعلیم الاسلام" میں حضرت مسیح موعود کے ارشاد پر "شاخ دینیات" کا قیام عمل میں آیا تو حضرت قاضی صاحب اس کے مدرس اول مقرر ہوئے جبکہ حضرت مولوی فضل دین صاحب آف کھاریاں دوسرے مدرس مقرر ہوئے۔

(تاریخ احمدیت جلد3 ص430)

آپ کے خصوصی امتیازات

(1) حضرت مسیح موعود نے آپ کا نام اپنے 313 رفقاء میں شامل فرمایا ہے۔ چنانچہ ضمیمہ انجام آتھم ص42 پر آپ کا نام 90 نمبر پر درج ہے۔

حضرت قاضی سید امیر حسین صاحب کو حضرت مسیح موعود کی موجودگی میں نماز میں امامت کی سعادت بھی حاصل رہی۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص27)

(2) آپ تحصیل علم سے فارغ ہو کر جب بھیرہ واپس تشریف لائے تو حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب بھی ان دنوں بھیرہ میں تھے۔ حضرت قاضی صاحب نے آپ سے فیض صحبت حاصل کیا۔ آپ میں رشد و سعادت کے آثار دیکھ کر حضرت مولانا نور الدین صاحب نے اپنی بھانجی سے آپ کا نکاح کرا دیا۔ اس طرح آپ کی یہ صحبت رشتہ داری میں بدل گئی۔

(الفضل 2 ستمبر 1930ء ص8)

مئی 1889ء میں جب حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب کی والدہ محترمہ نور بخت صاحبہ بھیرہ میں وفات پا گئیں تو آپ کی تجہیز و تدفین کا فریضہ حضرت قاضی صاحب نے ادا کیا کیونکہ حضور خود اس وقت کشمیر میں تھے۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 ص19)

قادیان میں جب حضرت خلیفہ۔ المسیح الاول.... درس قرآن دیا کرتے تھے تو اپنی عدم موجودگی میں جن بزرگان سلسلہ کو درس دینے کی اجازت تھی ان میں حضرت قاضی صاحب بھی شامل تھے۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 ص359)

(3) مدرسہ احمدیہ کی ترقی و بہبود کے لئے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی زیر قیادت ایک وفد ہندوستان کی مشہور اسلامی درسگاہوں کے معائنہ کے لئے اور ان کے طریقہ تعلیم و انتظام کے جائزہ کے لئے 3۔اپریل 1912ء کو قادیان سے روانہ ہوا جو اپنا دورہ مکمل کر کے 28۔اپریل 1912ء کو واپس قادیان آیا حضرت قاضی صاحب بھی اس وفد میں شامل تھے۔ واپسی پر حضرت خلیفہ۔ المسیح الاول کی طرف سے اس وفد کی دعوت بھی ہوئی۔

(تاریخ احمدت جلد 4 ص416 تا422)

اپریل 1914ء میں حضرت خلیفہ۔ المسیح الثانی... نے قادیان میں دعوت الی اللہ کلاسوں کا اجراء کیا تو ان کلاسوں کا قاضی صاحب کو بھی استاد مقرر فرمایا۔

(4) آپ کو حضرت خلیفہ۔ المسیح الثانی.... کا استاد ہونے کا شرف بھی حاصل تھا۔ مگر آپ سے بہت عقیدت و ارادت بھی رکھتے تھے۔ ہر معاملہ میں بڑی فرمانبرداری اور اطاعت کا نمونہ دکھایا۔

حضرت قاضی صاحب کا یہ نظریہ تھا کہ کسی شخص کے لئے احتراماً اٹھنا درست نہیں اور اسے شرک قرار دیا کرتے تھے۔ اور اس امر کا علم حضرت خلیفہ۔ المسیح الثانی.... کو بھی تھا۔ جب حضور خلیفہ۔ المسیح منتخب ہوئے اور اندرون خانہ سے بیت مبارک میں تشریف لائے اور مکرم قاضی صاحب بھی راستہ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے حضور کے پاس تشریف لانے پر احتراماً اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضور.... نے قاضی صاحب کو فرمایا آپ تو احتراماً اٹھنے کو شرک کہا کرتے تھے۔ اس پر قاضی صاحب نے بے ساختہ فرمایا "بیبا رہیا نہیں جاندا"

(الفرقان ربوہ اکتوبر 1971ء ص18)

فتنہ انکار خلافت میں مردانہ وار حضور کا ساتھ دیتے رہے۔ فتنہ مستریاں کے ایام میں آپ نے صحیح بخاری کا درس جاری کیا۔ آپ نے بیت اقصیٰ قادیان میں اس کے درس کی ابتداء کی لیکن روزانہ کئی گھنٹے کا وقت اپنے گھر پر دیا کرتے۔ اس طرح بہت تھوڑے عرصہ میں ساری صحیح بخاری کا درس دیا۔ اس سے آپ کی حضور سے محبت اور سلسلہ کی بھلائی کے لئے تڑپ اور قربانی کے جذبہ کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

(الفرقان ربوہ اکتوبر 1971ء ص18۔19)

حضرت خلیفہ۔ المسیح الثانی.... کو بھی آپ سے بہت محبت تھی۔ ایک دفعہ حضور شملہ سے واپس قادیان آئے اور "الدار" میں جانے سے پہلے قاضی صاحب کی عیادت کے لئے ان کے گھر تشریف لے گئے اور ان کی پائنتی بیٹھ گئے۔ حضرت قاضی صاحب بوجہ بیماری کافی کمزور تھے خود اٹھ کر بیٹھنے لگے تو حضور نے سہارا دے کر آپ کو اٹھایا۔ دیکھنے والوں پر اس نظارہ نے وجد کی کیفیت طاری کر دی۔

(الفضل 2 ستمبر 1930ء ص9)

حضرت قاضی صاحب ان بزرگوں میں بھی شامل تھے۔ جن پر رؤیا و کشوف کے ذریعہ حضرت خلیفہ۔ المسیح الثانی.... کی خلافت کا انکشاف ہوا تھا۔

(تاریخ احمدیت جلد5 ص119)

(5) 19۔اکتوبر 1918ء کو انفلوانزا کے شدید حملہ کی وجہ سے حضرت خلیفہ۔ المسیح الثانی.... نے ایک وصیت نامہ لکھا جس میں اپنے بعد انتخاب خلیفہ کے لئے گیارہ افراد کی ایک کمیٹی نامزد فرمائی جس میں حضرت قاضی صاحب کا نام بھی شامل فرمایا۔ اس کمیٹی کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ اپنے میں سے کسی کو خلیفہ مقرر کرے یا پھر ایسے شخص کو جس کا نام اس کمیٹی میں شامل نہیں۔

(تاریخ احمدیت جلد5 ص236)

1919ء میں جماعتی نظم و نسق کے لئے جب نظارتوں کا قیام عمل میں آیا تو جہاں افتاء کے لئے حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب کو مقرر فرمایا وہاں قضا کے لئے حضرت قاضی صاحب کو مقرر فرمایا گیا۔

(تاریخ احمدیت جلد5 ص241۔242)

(6) جولائی 1924ء میں ویمبلے کانفرنس میں شرکت کے لئے پہلی دفعہ جب حضرت خلیفہ۔ المسیح الثانی.... یورپ تشریف لے گئے تو اپنے پیچھے حضرت مولانا شیر علی صاحب کو امیر مقرر فرمایا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کو نائب مقرر فرمایا۔ اس کے ساتھ ساتھ چودہ ممبران پر مشتمل ایک مجلس شوریٰ بھی قائم فرمائی۔ حضرت قاضی صاحب بھی اس مجلس شوریٰ کے رکن نامزد ہوئے۔ حضرت خلیفہ۔ المسیح الثانی نے گیارہ جولائی 1924 کو ایک خطبہ کے ذریعہ اس مجلس شوریٰ کے متعلق فرمایا۔

"موجودہ حالات میں یہ لوگ میرے نزدیک بہترین مشیر ہیں" سبھی ممبران کے متعلق نہایت تعریفی کلمات سے ان کی خدمات کو ان کے مقام کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سراہا۔

"قاضی صاحب کے متعلق حضور نے فرمایا "قاضی امیر حسین صاحب بھی پرانے لوگوں میں سے ہیں اور بہت مخلص ہیں۔"

(الفضل 22 جولائی 1924ء ص 6 کالم 2)

آپ کی سیرت و اخلاق

آپ علم و فضل کے لحاظ سے سلسلہ میں بلند اور ممتاز مقام کے حامل تھے۔

آپ کا تعلیمی دور ان لوگوں میں گزرا جو بہت متعصب اور اپنے خیالات میں جامد اور غالی تھے لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کو آزاد خیالی کا جو جوہر عطا فرمایا تھا اسی کی وجہ سے آپ اندھا دھند کسی بات کو ماننے کے لئے تیار نہ ہوتے تھے۔ محض لکیر کے فقیر نہ تھے۔ خود سوچتے، غور و فکر کے بعد ایک رائے قائم کرتے۔ ان کی رائے ہمیشہ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے ماتحت ہوتی تھی۔ جس بات کو حق سمجھ کر قبول کرتے پھر کسی کی پرواہ نہ کرتے۔ اسی روح اور جذبہ نے آپ کو اہل حق کے زمرہ میں ڈال دیا۔ شدید مخالفت کے دور میں حضرت اقدس مسیح موعود کو قبول کرنا آپ کی بہت بڑی خوبی تھی۔ بعض مسائل میں اور اپنی تحقیق میں جداگانہ مسلک رکھتے تھے۔ اپنے اختلاف کے اظہار میں آپ کبھی حجاب محسوس نہ کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود سے ایک مسئلہ پر آپ کی ایک بحث کا ذکر بھی ملتا ہے جب یہ بحث ختم ہوئی تو ایک بزرگ نے حضرت اقدس کی خدمت میں رقعہ لکھا کہ کیا ہم قاضی امیر حسین صاحب کو اب آپ کا مرید سمجھیں یا نہیں۔ حضرت اقدس نے جواب میں لکھا "قاضی صاحب میرے نہایت مخلص مرید ہیں"

حضرت قاضی صاحب کو بھی حضرت اقدس سے جو عقیدت و محبت تھی اس کی بنا پر آپ نے بعض مسائل میں اپنی تحقیق اور رائے کو حضرت اقدس کی رائے اور مسلک کے مقابل ترک کر دیا۔ مسیح ابن مریم کی ولادت کے متعلق جب آپ نے حضرت مسیح موعود سے سنا کہ وہ بغیر باپ پیدا ہوئے تو قاضی صاحب نے اپنی تحقیق کو ترک کر دیا۔

(الفضل 2 ستمبر 1930ء ص 8-9)

آپ حضرت اقدس مسیح موعود کی مجلس میں نہایت ادب سے بیٹھتے اور کبھی سوال نہ کرتے۔

آپ وقت کی پابندی کا بہت خیال رکھتے تھے۔ تدریسی دور میں ہمیشہ اس کا خیال رکھا۔ اگر آپ کو کسی مجلس میں بلایا جاتا تو بروقت پہنچ جاتے۔ صاف گوئی اور دیانت داری میں آپ بہت مشہور تھے۔

ایک شخص نے آپ کے نام پر بعض مصالح کی بنا پر کچھ زمین خریدی ہوئی تھی۔ آپ نے اپنی علالت کے دوران احباب کو بتایا کہ فلاں زمین کا فلاں شخص مالک ہے میرا اسے کچھ تعلق نہیں۔

(الفضل 2 ستمبر 1930ء ص 8-9)

آپ دراز قد۔ خوش اندام اور سرخ و سفید چہرہ والے تھے۔ لباس سادہ مگر صاف رکھتے۔ صابر، شاکر اور جفاکش تھے۔ صحت بہت اچھی تھی بڑھاپے کی حالت میں بھی بغیر عینک لگائے باریک مصری ٹائپ میں کتب حدیث کو پڑھ لیتے۔ طلباء کو فرمایا کرتے جوانی میں تو تم جیسے دو نوجوانوں کو بغل میں لے کر بھاگ سکتا تھا۔ ایک دفعہ موسم سرما میں جب ژالہ باری ہو رہی تھی تو بیت الاقصیٰ کے فرش پر کرتے کو اتار کر لیٹ گئے۔ اور یہ ٹھنڈک آپ کو بہت بھلی معلوم ہوتی تھی۔

(الفرقان ربوہ اکتوبر 1971ء ص 18)

عالم بے بدل اور فاضل اجل تھے۔ ساری عمر خدمت دین میں گزار دی۔ چند الفاظ میں بڑے بڑے مطالب ادا فرما دیتے۔

گفتگو وضع دار اور بامحاورہ ہوتی۔

آپ کے شاگردوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی... کے علاوہ حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب اور حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری بھی شامل تھے۔

(بھیرہ کی تاریخ احمدیت ص 58)

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب آپ کی شاگردی کو قابل فخر لکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "مجھے بھی دوسرے صدہا افراد جماعت کی طرح فخر ہے کہ مجھے حضرت قاضی صاحب سے شرف تلمذ حاصل ہے۔"

(الفرقان ربوہ اکتوبر 1971ء ص 17)

آپ کی ایمان افروز روایات

"سیرت المہدی" حصہ اول میں آپ کی شائع شدہ روایات ازدیاد ایمان کے لئے ہدیہ قارئین کی جاتی ہیں۔

(1) آپ فرماتے ہیں کہ:۔ "ایک دفعہ جب مولوی صاحب (حضرت خلیفہ اول) قادیان سے باہر گئے ہوئے تھے میں مغرب کی نماز میں آیا تو دیکھا، کہ آگے حضرت مسیح موعود خود نماز پڑھا رہے تھے........ حضرت صاحب نے چھوٹی چھوٹی دو سورتیں پڑھیں مگر سوز و درد سے لوگوں کی چیخیں نکل رہی تھیں۔ جب آپ نے نماز ختم کرائی تو میں آگے ہوا مجھے دیکھ کر آپ نے فرمایا قاضی صاحب میں نے آپ کو بہت تلاش کیا مگر آپ کو نہیں پایا۔ مجھے اس نماز میں سخت تکلیف ہوئی ہے۔ عشاء کی نماز آپ پڑھائیں"

(ص 23-24)

(2) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے لکھتے ہیں کہ:۔

"بیان کیا ہم سے قاضی امیر حسین صاحب نے کہ میں اوائل میں اس بات کا قائل تھا۔ کہ سفر میں قصر نماز عام حالات میں جائز نہیں بلکہ صرف جنگ کی حالت میں فتنہ کے خوف کے وقت جائز ہے اور اس معاملہ میں مولوی صاحب (حضرت خلیفہ اول) کے ساتھ بہت بحث کیا کرتا تھا۔ قاضی صاحب نے بیان کیا کہ جن دنوں میں حضرت مسیح موعود کا گورداسپور میں مقدمہ تھا۔ ایک دفعہ میں بھی وہاں گیا۔ حضرت صاحب کے ساتھ وہاں مولوی صاحب (حضرت خلیفہ اول) اور مولوی عبدالکریم صاحب بھی تھے۔ مگر ظہر کی نماز کا وقت آیا۔ تو آپ نے مجھے فرمایا۔ کہ قاضی صاحب آپ نماز پڑھائیں۔ میں نے دل میں پختہ ارادہ کیا۔ کہ آج مجھے موقعہ ملا ہے۔ میں قصر نہیں کروں گا۔ بلکہ پوری پڑھوں گا۔ تا اس مسئلہ کا کچھ فیصلہ ہو قاضی صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ ارادہ کر کے ہاتھ اٹھائے۔ کہ قصر نہیں کروں گا۔ حضرت صاحب میرے پیچھے دائیں طرف کھڑے تھے۔ آپ نے فوراً قدم آگے بڑھا کر میرے کان کے پاس منہ کر کے فرمایا قاضی صاحب دو ہی پڑھیں گے نا؟ میں نے عرض کیا۔ حضور دو ہی پڑھوں گا۔ بس اس وقت سے ہمارا مسئلہ حل ہو گیا اور میں نے اپنا خیال ترک کر دیا۔ (صفحہ 27)

(3) حضرت قاضی صاحب بیان فرماتے ہیں کہ:۔

"میرا ایک لڑکا جو پہلی بیوی سے تھا۔ فوت ہو گیا۔ اس کی ماں نے بڑا جزع فزع کیا اور اس کی والدہ یعنی بچے کی نانی نے بھی اسی قسم کی حرکت کی۔ میں نے ان کو بہت روکا۔ مگر وہ باز نہ آئیں۔ جب حضرت مسیح موعود اس لڑکے کا جنازہ پڑھنے آئے۔ تو جنازہ کے بعد آپ کھڑے ہو گئے اور بہت دیر تک وعظ فرماتے رہے۔ اور آخر میں فرمایا قاضی صاحب اپنے گھر میں بھی میری یہ نصیحت پہنچا دیں۔ میں نے گھر آکر بیوی کو حضرت صاحب کا وعظ سنایا پھر اس کے بعد اس کے دو تین لڑکے فوت ہوئے۔ مگر اس نے سوائے آنسو گرانے کے اور کوئی حرکت نہیں کی۔ (صفحہ 27)

(4) حضرت قاضی صاحب نے بیان کیا کہ:۔ "حضرت مسیح موعود کا زمانہ عجیب تھا۔ قادیان میں دو دن گرمی نہیں پڑتی تھی کہ تیسرے دن بارش ہو جاتی تھی۔ جب گرمی پڑتی اور ہم حضرت صاحب سے کہتے کہ حضور بہت گرمی ہے تو دوسرے دن بارش ہو جاتی تھی۔" (صفحہ 58)

(5) آپ فرماتے ہیں۔

"ایک دفعہ ہم نے حضرت صاحب سے دریافت کیا کہ حضور حدیث میں آتا ہے کہ سب نبیوں نے بکریاں چرائی ہیں کیا کبھی حضور نے بھی چرائی تھیں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں میں ایک دفعہ باہر کھیتوں میں گیا۔ وہاں ایک شخص بکریاں چرا رہا تھا اس نے کہا کہ میں ذرا ایک کام جاتا ہوں آپ میری بکریوں کا خیال رکھیں۔ مگر وہ ایسا گیا کہ بس شام کو واپس آیا اور اس کے آنے تک ہمیں اس کی بکریاں چرانی پڑیں۔" (صفحہ 98)

(6) آپ بیان فرماتے ہیں:۔

"ایک دفعہ ایک شخص نے اپنے اس دعویٰ سے پنجاب میں بڑا شور پیدا کیا کہ میں جلتی ہوئی آگ میں گھس جاتا ہوں۔ اور مجھے کچھ نہیں ہوتا اور اس نے حضرت صاحب کا بھی نام لیا کہ یہ مسیح بنا پھرتا ہے کوئی ایسا معجزہ تو دکھائے۔ حضرت صاحب کے پاس اس کی یہ بات پہنچی۔ تو آپ نے فرمایا کہ اگر میرے سامنے وہ آگ میں داخل ہو تو پھر کبھی نہ نکلے۔ (صفحہ 142)

مرض الموت اور وفات

آپ کی بیماری کا سلسلہ کچھ لمبا رہا۔ مگر اس زمانہ علالت میں انہوں نے رضا بالقضا کا زبردست نمونہ دکھایا۔ دوران بیماری بارہا ایسا لگا کہ شائد اب آپ کا آخری وقت آگیا ہے۔ لیکن آپ بچ جاتے۔ بہرحال موت کا ایک وقت مقرر ہے۔

چنانچہ الٰہی تقدیر کے مطابق 24۔اگست 1930ء کو آپ کی وفات ہوئی۔ اگلے دن ایک بڑے مجمع نے حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب کی اقتداء میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی۔

ازاں بعد بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔

(الفضل 2 ستمبر 1930ء ص 9)

☆......☆......☆......☆

ایک مکتوب

موسمی پھولوں کی نمائش

مکرم ایڈیٹر صاحب!

موسمی پھولوں کی سالانہ نمائش ربوہ والا مضمون روزنامہ الفضل کی 8۔اپریل کی اشاعت میں نظر نواز ہوا۔ جس میں مرتب نے گھر بیٹھے اس نمائش کی تفصیلی سیر کرا دی۔ مضمون پڑھ کر دل باغ باغ ہو گیا اور مرتب کے لئے دل سے دعا نکلی۔ فجزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ چونکہ میرا دل فطری طور سے رنگا رنگ پھولوں سے لگاؤ رکھتا ہے اس لئے مزید لطف اندوز ہونے کے لئے اس دلکش مضمون کو مزے لے لے کر اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھا اور تصور میں خود کو بھی اس نمائش کا ایک تماشائی بنا دیا۔

استاذی المحترم حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کے فیض صحبت سے جہاں علمی و ادبی ذوق نے جلا پائی وہیں ان کی فن باغبانی سے دلچسپی اور خصوصاً رنگ برنگے پھولوں سے والہانہ لگاؤ سے بھی اس ناچیز کو حصہ ملا اور مزید برآں یہ کہ میری شریک حیات کو بھی گملوں میں ہرے بھرے درخت لگانے اور ان کی تراش خراش کا شوق اور ملکہ ہے اور آج بھی ہمارے مکان کا صحن ہرے بھرے پودوں اور پھولوں سے بھرا ہوا ہے۔ فالحمدللہ۔

حضرت حافظ صاحب (-) اور ان کے والد ماجد حضرت سید علی میاں صاحب (-) نے اپنے مکانوں کے صحن کو خوبصورت پھولوں اور شیریں پھلوں کے درختوں سے چمن زار بنا دیا تھا۔ حضرت حافظ صاحب نے حیدر آباد دکن سے گیندے کی ایک قسم جو ہزارہ کہلاتی ہے، اس کے بیج منگوائے اور صحن میں بو دیئے۔ ان سے جو پھول نمودار ہوئے وہ عام گیندے کے پھولوں سے مختلف تھے یعنی ان پھولوں میں پنکھڑیوں کی جگہ صراحی نما پھول تھے اور انہیں چھوٹے چھوٹے پھولوں (پنکھڑیوں) سے مل کر یہ پھول اپنی بہار دکھاتا تھا اس میں دو رنگ کے پھول لگتے تھے ایک پیلا اور دوسرا چمپئی دونوں رنگ اتنے دلکش اور جاذب نظر کہ نظر وہاں سے ہٹنے کا نام نہ لیتی۔ گل داؤدی کے موسم میں گھر کے صحن میں

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالمی منظر

ڈاکٹر مقصود الحسن نوری صاحب

مشرق وسطیٰ اور جنوبی ایشیا میں امن قائم کرنے کے عوامل

امن قائم کرنا ایک پیچیدہ اور جامع عمل ہے جو کہ آہستہ آہستہ اور بے قاعدگی سے آگے بڑھتا ہے۔

مشرق وسطیٰ میں امن کے عمل کو ایک سہارا اس وقت ملا جب پہلے اوسلو معاہدہ (ستمبر 1993ء) پر دستخط کئے گئے۔ کچھ دیر صحیح طور پر چلنے کے بعد مارچ 1998ء میں یہ مکمل طور پر تعطل کا شکار ہو گیا اس کے بعد یہ صورت حال 19 ماہ تک جاری رہی حتیٰ کہ امریکہ کی کوششوں سے اکتوبر 1998ء میں وائی معاہدہ پر دونوں پارٹیوں نے اتفاق کیا اور اس پر دستخط کر دیئے۔ اگرچہ بعض شکی مزاج لوگ اس معاہدہ کی ناکامی پر یقین رکھتے ہیں لیکن اس عمل میں مثبت بات یہ ہے کہ دونوں پارٹیوں نے ایک متفقہ راہ عمل پر عمل کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ کیونکہ دوسری صورت میں ایک دفعہ پھر وہی تشدد کا دور دورہ شروع ہو جائے گا جو پہلے تھا۔

یہ بات ماننی پڑے گی کہ مشرق وسطیٰ کے تناظر میں کئی دفعہ پہلے بھی امن کے عمل میں رکاوٹیں آتی رہی ہیں لیکن اس کو دوبارہ شروع کیا جاتا رہا ہے اسرائیل اور عرب قوم دونوں ہی امن کی تلاش میں سیاسی اور جذباتی کوششیں کرتی رہی ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس عمل میں واپس لوٹ جانے کی اب کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ان حالات میں اس عمل کو ختم ہونے کی اجازت نہیں دی جا سکتی کیونکہ یہ ایک بہت خطرناک بات ہو گی۔

یہ بات بھی ماننی پڑے گی کہ امن کے عمل کے سلسلے میں مشرق وسطیٰ کی مثال کوئی اچھی مثال نہیں ہے۔ جس سے یہ امید لگائی جا سکے کہ مستقبل قریب میں اس مسئلے کا کوئی حل مل سکے۔ اس میں ہمیں بعض ایسے منفی سبق ملتے ہیں جن کا اطلاق جنوبی ایشیا کے مسائل پر بھی ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ دونوں امن کے عمل اگرچہ سٹائل اور طریقہ کار میں مختلف ہیں لیکن پھر بھی ان دونوں میں بہت ساری باتیں ایک جیسی بھی ہیں۔

مثال کے طور پر دونوں ملکوں کے مسائل تاریخی ہیں جن میں حق خود اختیاری کا مسئلہ اصل بنیادی مسئلہ ہے جو کہ برٹش راج سے ورثہ کے طور پر چھوڑے ہوئے مسائل میں سے سرفہرست ہے۔ اور جن کی وجہ سے دونوں ممالک میں خون ریز جنگیں ہو چکی ہیں۔ اور دونوں ملک ان جھگڑوں کو بڑی جنگوں میں تبدیل کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔

تاہم کچھ اختلافات بھی موجود ہیں۔ مثال کے طور پر فلسطین کے مسئلہ میں بطور ایک آزاد قوم کے زندہ رہنے کا مسئلہ ہے۔ لیکن دوسری طرف کشمیری لوگ دونوں ہندوستان اور پاکستان سے تعلق رکھتے ہیں اور دونوں ملک کشمیر کے متعلق شدید قسم کے جذبات رکھتے ہیں۔ جہاں ہندوستان اس علاقہ پر قبضہ جمائے رکھنا چاہتا ہے۔ وہاں پاکستان کشمیر کی آزادی کی جدوجہد کا حامی ہے جس کا دوسرا مطلب اس علاقے کا اپنے ساتھ الحاق ہے۔

کشمیر کی آل پارٹیز حریت کانفرنس (اے۔ ایچ۔ پی۔ سی) ایک ایسی تنظیم ہے جس میں تقریباً 37 سیاسی جماعتیں شامل ہیں۔ جبکہ دوسری طرف فلسطین کے لوگ پی۔ ایل۔ او کے جھنڈے تلے جمع ہیں۔ اگرچہ دونوں جھگڑے اب بین الاقوامی بن چکے ہیں لیکن پی۔ ایل۔ او 1970ء کے شروع سے اپنے آپ کو بین الاقوامی سطح پر نمایاں کر رہی ہے۔ اور دنیا بھر میں اچھی طرح سے جانی پہچانی جاتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ 1980ء سے کشمیری بھی اپنی جدوجہد کی وجہ سے دنیا بھر میں نمایاں ہو رہے ہیں لیکن پاکستان نے بھی ان کی جدوجہد کو نمایاں کرنے میں بہت کام کیا ہے۔ مزید برآں مشرق وسطیٰ کا مسئلہ بہت سارے نمایاں کرداروں کے موجود ہونے کی وجہ سے اور اسرائیل کی ہمیشہ کی تقسیم کرنے اور حکمرانی کرنے کی پالیسی کی وجہ سے ہمیشہ نمایاں رہا ہے۔ اس کے مقابلہ میں جنوبی ایشیا میں صرف پاکستان اور ہندوستان دو بڑے کردار ہیں۔ مزید برآں ایٹمی مسئلہ فلسطین میں کوئی اہمیت نہیں رکھتا جبکہ اس مسئلے کی اہمیت اصل میں جنوبی ایشیا میں ہے۔ خاص طور پر مئی 1998ء کے بعد جبکہ دونوں جنوبی ایشیا کے ممالک نے ایٹمی ہتھیاروں کے دھماکے کر کے اپنی اپنی طاقت کو دنیا پر بھی ظاہر کر دیا ہے۔

ان دونوں علاقوں میں امن کا عمل مختلف الجہت ہونا چاہئے۔ سیاسی کوششوں کے ساتھ ساتھ غیر سیاسی اقدامات بھی کئے جانے چاہئیں۔ پبلک اور میڈیا کو بھی اس عمل میں اپنا پورا کردار ادا کرنا چاہئے۔ تاکہ یہ ذرائع اپنے اپنے ملکوں کی حکومتوں کو اس بات کی طرف راغب کر سکیں کہ وہ جنگ جویانہ ذہنیت کو ترک کر کے امن کے لئے کوشش کریں۔ اس کے علاوہ بیرونی کوششیں جو اس معاملے میں ہر قسم کی سہولتوں' ثالثی اور مصالحت پر مشتمل ہوں وہ بھی عمل میں لائی جانی چاہئیں۔

ایک اہم بات جو مشرق وسطیٰ اور دوسرے بین الاقوامی جھگڑوں میں سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ جب تک ملکی سلامتی کو پرانے گھسے پٹے پیمانوں سے ناپا جاتا رہے گا تو اس قسم کے جھگڑوں کا فیصلہ ایک مشکل امر بنا رہے گا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس امن کے عمل سے دونوں اطراف کے ذمہ دار لوگ امن سے ڈر رہے ہیں نہ کہ جنگ سے۔ اسی لئے وہ بھی کبھی جنگ کرنے کے عمل کو اور اس کے نتیجہ میں ہار جانے کو اس بات پر ترجیح دیتے ہیں کہ دونوں اطراف صلح کر لیں اور اس طرح دونوں ہی جیت جائیں۔ آپس میں تعاون یا دوسرے لفظوں میں دونوں ملکوں کی باہمی حفاظت اور کفالت کی ضمانت وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ زیادہ زور اس بات پر ہونا چاہئے کہ جھگڑوں کو حل کیا جائے اور ان کا کسی طرح سے تصفیہ کیا جائے۔ کسی جھگڑے کے سر اٹھانے سے پہلے ہی اسے روکنے کی تدبیر کرنی چاہئے۔ لیکن اس کے لئے تجزیاتی' پیشہ ورانہ غیر جانبدارانہ پیش رفت کی ضرورت ہوتی ہے۔ جھگڑے صرف مفاد پرست عناصر کی وجہ سے ہی شروع نہیں ہوتے یا قائم نہیں رہتے بلکہ ان کی زیادہ تر وجہ نیشنلزم کے جذبات پر زور بھی ہوتا ہے اور اس بات پر بھی ہوتا ہے کہ ان جھگڑوں کو بھی زندگی کا ایک معمول کا حصہ سمجھا جاتا ہے جیسا کہ مثلاً قحط' بیماریاں اور اسی قسم کی دوسری قومی آفات۔

بدقسمتی سے اس وقت اکتوبر 98ء میں کیا جانے والا وائی معاہدہ بھی مشکلات سے دوچار ہے۔ اس معاہدہ کے خلاف احتجاجی مظاہروں کے ایک تسلسل کے بعد اسرائیل نے 2۔ دسمبر 98ء کو اس معاہدہ کے مطابق اپنی فوجوں کو مقبوضہ علاقوں سے واپس بلا لینے کا عمل ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اسی طرح اس نے فلسطینی قیدیوں کو رہا کرنے' مغربی کنارے کے علاقہ میں اپنی کالونیوں کی صورت میں مزید علاقہ پر قبضہ کرنے کی مہم کو جاری رکھنے اور فلسطینی چارٹر کی تنسیخ پر اصرار بھی جاری رکھا ہوا ہے۔ یہ وہ چارٹر ہے جس پر دستخط صدر کلنٹن کی موجودگی میں دسمبر 98ء میں ایک پروقار تقریب میں کئے گئے تھے۔ اسرائیل یہ سب کچھ قومی سلامتی کے نام پر کر رہا ہے اور یہ وہ طور طریقہ ہے جو اسرائیل ان پکے وعدوں سے منحرف ہونے کے لئے استعمال کر رہا ہے۔

13 دسمبر 1998ء کو عراق کے خلاف ڈیزرٹ فاکس کے نام سے کئے جانے والے امریکی فوجی حملوں نے بھی اس امن کے عمل پر ضرب کاری لگائی ہے۔ کیونکہ ان حملوں کی وجہ سے عام عرب لوگوں کے جذبات جن میں فلسطینی بھی شامل ہیں امریکہ کے خلاف بھڑک اٹھے ہیں۔

اس کے علاوہ کسی ملک میں کسی خاص قسم کی حکومت اور علاقائی امن میں ہمیشہ ایک خاص رشتہ ہوتا ہے۔ اس وقت اسرائیل کے وزیر اعظم نتن یاہو کی وقت سے پہلے الیکشن کروانے کی کوشش اس کی ان مشکلات کی وجہ سے ہے جو کہ اس کی مخلوط حکومت کو اس وقت درپیش ہیں۔ اسرائیل کے الیکشن دو سال بعد ہونے چاہئیں تھے لیکن نتن یاہو اب یہ الیکشن مئی 1999ء میں کروانا چاہتا ہے دراصل دائیں بازو کے مذہبی گروہ ان پر یہ الزام لگا رہے ہیں کہ وہ فلسطینیوں کے ساتھ ضرورت سے زیادہ نرمی کا سلوک کر رہے ہیں۔ اسرائیل کی الیکشن مہم ملکی سلامتی کے مقابلہ میں اقتصادیات کے موضوع پر چلائی جائے گی۔ اس لئے آنے والے چند ماہ اس امن کے عمل کے لئے بہت فیصلہ کن ہوں گے۔

اب جبکہ ہندوستان اور پاکستان نے جوہری درجہ حاصل کر لیا ہے تو اس علاقہ میں امن کی ضرورت [illegible] زیادہ ہو گئی ہے اس وقت فوجی طور پر مکمل جنگوں کے درمیان سکون کا ایک لمحہ موجود ہے۔ اور اگر یہ سچائی کا لمحہ پکڑا نہ جا سکا تو جنوبی ایشیا کا یہ علاقہ ایک ایسی جنگ میں ملوث ہو جائے گا جس کے نتائج انتہائی ہولناک ہوں گے۔

اگر ایسا ہوا تو اس وقت ایک دوسرے کے اصل دشمن ہندوستان اور پاکستان نہیں ہوں گے بلکہ دونوں کے دشمن ان دونوں ملکوں کے ماحول میں موجود عناصر ہوں گے۔ اور نتیجہ میں ہمارا مقابلہ ناسازگار حالات اور زہریلی اور آلودہ ہواؤں اور آلودہ پانی سے ہو گا۔

اس خوفناک منظر کو سامنے رکھتے ہوئے دونوں ملکوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے جھگڑوں کو حل کرنے کے لئے اور جنوبی ایشیا میں امن قائم کرنے کے لئے ایک ذمہ دارانہ تلاش شروع کریں۔

جہاں تاریخی زیادتیاں اور نفرتیں پائی جاتی ہوں وہاں امن قائم کرنے کے عمل میں بہت سخت چیلنجوں کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے یہ یقین اور اعتماد کی ایک لمبی چھلانگ سے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ یہ تو ایک اینٹ کے بعد دوسری اینٹ' ایک بلاک کے بعد دوسرا بلاک اور قدم بقدم آگے بڑھنے کا عمل ہو گا۔ اس میں بہت زیادہ صبر ذمہ داری اور سیاسی دور اندیشی درکار ہو گی اس کو مسلسل جاری رکھنے کے لئے افقی اور عمودی متوازی لائنوں پر آگے بڑھانا ہو گا۔ کیونکہ امن کے لئے چھوٹی چھوٹی متفرق کوششیں کبھی بھی پائیدار نہیں ہوں گی۔

مشرق وسطیٰ میں فلسطینی مہاجروں کی واپسی' پانی کی تقسیم اور القدس کی آباد کاری جیسے مسائل ابھی تک حل طلب ہیں۔ ایک آزاد فلسطینی ریاست کا راستہ صاف کرنے کے لئے ان مسائل کا حل کیا جانا ضروری ہے لیکن اس کے لئے کوئی ایسا مسودہ بھی ابھی تک تیار نہیں کیا گیا جس کو فلسطینی ریاست کی آخری حیثیت کا معاہدہ کہا جا سکے۔

13 دسمبر 1998ء کو صدر کلنٹن کا فلسطین کا دورہ کسی بھی امریکی صدر کا پہلا دورہ تھا۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ اس کا مطلب ایک طرح سے فلسطینی ریاست کی آزادی کو تسلیم کرنے کے مترادف تھا۔ فلسطینی نیشنل کونسل کا اپنے منشور سے اسرائیل کی سلطنت کی تباہی کی شق کا ختم کرنا۔ فلسطین کے امن کے عمل میں امریکہ کی مکمل طور پر شمولیت سے فلسطینی اور امریکی تعلقات میں مزید مضبوطی (جس سے بلاشبہ اسرائیل کی آزادی کو بھی ایک طرح کی ضمانت مل گئی ہے) اسی طرح مغربی ممالک کا سماجی و اقتصادی ترقی کے لئے اقتصادی مدد کی پیش کش کرنا بھی امن کے سلسلے میں ایک اچھی کوشش ہے۔

اگرچہ امریکہ کے مشرق وسطیٰ میں اپنے جغرافیائی اور سیاسی فوائد ہیں جن میں سے سب سے اول اسرائیل کی ریاست کی بقاء ہے جس سے مغربی ممالک کے لئے تیل کی سپلائی کا تسلسل اور امریکہ کی حمایتی قدامت پسند حکومتوں کو

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صبا اعجاز صاحبہ بنت ملک اعجاز احمد صاحب

مکرم ملک اعجاز احمد صاحب شہید آف وزیر آباد

میرے پیارے بابا جانی یکم دسمبر 1998ء کو ہمیں اکیلا چھوڑ کر جام شہادت نوش کر گئے۔ ایک شقی القلب انسان نے ان کے دفتر میں انہیں گولی مار کر شہید کر دیا۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

میرے بابا جانی ایک عظیم انسان تھے شفیق باپ تھے شفیق شوہر تھے میری ماما اور ان کی 22 سال کی رفاقت رہی ہے جو قابل رشک اور قابل تعریف تھی دونوں نے ایک دوسرے کو بہت چاہا اور بہت خدمت کی خاندان میں ان کی جوڑی کی مثال تھی۔ ہم ان کے انتظار میں رہے لیکن اچانک ہمیں ان کی شہادت کی خبر ملی۔ خدا تعالیٰ نے انہیں ایک بہت بلند مرتبہ سے نوازا ہے۔ حقیقت میں وہ اس کے قابل تھے۔ میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ ان کے بغیر ایک پل بھی زندہ رہ سکتی ہوں۔ مگر ان کی شہادت نے مجھے کھڑا کیا۔ کیونکہ شہید کبھی نہیں مرتا۔ وہ ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ اس بنا پر زندہ ہوں۔ میرے پیارے امام نے بھی میری ماما کے نام خط لکھا۔ اس میں ہمیں بہت تسلی دی اور مبارک بھی دی کہ یہ بہت بڑا مرتبہ ہے۔ جو قسمت سے ملتا ہے بہت سے لوگ اسی انتظار میں رہے ہیں۔ مگر شہادت نصیب نہیں ہوتی۔ میرے ساتھ محبت کا یہ انداز تھا جب سے میں سکول داخل ہوئی۔ F.Sc. تک اب پہنچ گئی ہوں مگر کسی کے ساتھ آنے جانے نہ دیا بلکہ خود سکول کے دروازہ پر لینا اور کالج کے دروازہ پر چھوڑ دینا۔ یہاں تک کہ جب لاہور کسی کام سے جاتے تو میرے کالج کے ٹائم پر پہنچ جاتے۔ اور میں انتظار میں رہتی۔

خاندان میں کوئی مسئلہ ہوتا تو سب انکی طرف رجوع کرتے پورے خاندان کے لئے ایک گھنے سایہ کی مانند تھے ہر ایک سمجھتا گویا مجھ سے ہی زیادہ پیار ہے۔ میرے بابا جانی اپنی شخصیت اور کردار کے لحاظ سے نہایت منفرد حیثیت رکھتے تھے۔ آپ نہایت حلیم طبع انسان تھے۔ ملنسار' ہنس مکھ کوئی چھوٹا ہو یا بڑا نہایت محبت سے پیش آتے۔ آپ کا دل ملنے والے کے لئے محبت اور اخوت سے بھرا پڑا تھا نہایت ہمدرد انسان تھے بردباری اور تحمل آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی حسن خلق اور حسن ظن کی وجہ سے خاندان میں لاثانی تھے سب سے چھوٹے ہونے کی وجہ سے اپنے بڑے بھائیوں اور بہنوں سے بہت پیار تھا سب کی بہت عزت اور احترام کرتے تھے۔ اسی وجہ سے خاندان اور جماعت اور غیر از جماعت احباب میں بہت مقبول تھے۔ مخلوق خدا کی حاجت روائی کے لئے ہر وقت کوشاں رہے۔ اور اس کار خیر کے لئے اپنے آرام کی کبھی پرواہ نہ کی۔ ہر وقت لوگوں کے کاموں میں مصروف رہے۔ جب ہم کہتے آپ آرام نہیں کرتے اپنے اتنے کام ہیں اور اتنے ہی دوسروں کے تو ہمیشہ ہنس کر ٹال دیتے کہ انسان کی زندگی کا کیا مقصد ہے اوروں کے کام آنا۔ گھر میں باجماعت نماز کا بہت خیال رکھتے ہمارے گھر باجماعت نماز ہوتی تہجد بھی باجماعت پڑھاتے امامت بہت اچھی کرتے۔ قرآن پاک کی تلاوت بہت خوبصورتی سے کرتے۔ رمضان میں تراویح کا اہتمام کرتے۔ بچوں سے بہت پیار تھا خاندان کے سب بچے دوست تھے۔ محبت کا یہ عالم تھا کہ سمجھ نہیں آتی تھی کہ ان بچوں سے کیا رشتہ ہے۔ ہمیشہ دوستانہ ماحول رکھا۔ میری دوست مجھ پر رشک کرتی تھیں تم کتنی خوش قسمت ہو تمہارے بابا جانی تمہارا کتنا خیال رکھتے ہیں۔ ہمارے ساتھ بھی پیار کرتے ہیں۔ میں بھی اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھتی ہوں۔ میں اس لئے بھی خوش نصیب ہوں کہ ایک شہید کی بیٹی ہوں اور میری ماما ایک شہید کی بیوی ہیں جس کا مرتبہ بہت بلند ہے جس کے لئے سب جماعت کی دعائیں خاص کر میرے پیارے امام کی نظر ہے اور خاص دعائیں ہیں۔ الحمدللہ۔ جاتی دفعہ بابا جانی خود بھی بلند ہو گئے اور ہمیں بھی بلند کر گئے۔ میرے پیارے خدا کا ہاتھ ہمارے سروں پر ہے اور شفقت کا سایہ ہمیشہ ساتھ رہے گا۔ سلسلہ عالیہ سے والہانہ لگاؤ تھا۔ جماعت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے وزیر آباد کی جماعت کے ایک اہم رکن تھے وقف جدید کے سیکرٹری قائد وزیر آباد بھی رہے اور جو مربی آتا اس کے ساتھ پورا تعاون کرتے جہاں جانا ہوتا اپنی سواری میں خود لے کر جاتے۔ چندوں میں ہمیشہ آگے رہے کوئی تحریک ہوتی اس میں حصہ لیتے اور کبھی اپنی جیب کا خیال نہ کیا کوئی ضرورت مند آیا فوراً اس کی مدد کی یہ ان کی زندگی کا شیوہ تھا۔

اپنی والدہ سے بہت پیار تھا جب تک ان کی زندگی رہی ان کے ساتھ رہے۔ اور ہر طرح سے ان کی خدمت کی۔ وہ بھی بہت پیار کرتی تھیں دن رات دعائیں کرتی تھیں۔ خدا تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے ہمارا چھوٹا سا کنبہ تھا جو بابا جانی' ماما' میرے اور ہماری دادی اماں پر مشتمل تھا۔ ڈیڑھ سال ہوا دادی اماں فوت ہو گئیں۔ حضرت اماں جان کی وہ بات یاد کرتی ہوں۔ اے خدا وہ تو ہمیں چھوڑ گئے تو ہمارا ساتھ نہ چھوڑنا۔ اے خدا تو ہمیں اپنی پناہ میں رکھنا اور ہمیں صبر کی طاقت اور ہمت دینا ماما میرے لئے اور میں اپنی پیاری ماما کے لئے باعث راحت بنوں اور اپنے بابا جانی کی خواہشات کے مطابق پڑھائی کروں۔ آمین ثم آمین۔

سب جماعت سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ میری ماما جو غم سے بہت نڈھال ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی صحت و زندگی میں برکت ڈالے اور مجھے ان کی خدمت کی توفیق دے اور میں ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنوں۔ آمین۔

شہر کی خبریں

رپورٹ: عطاء الرحمٰن محمود صاحب

مجلس انصار اللہ ربوہ کی سالانہ کھیلیں

مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ کے شعبہ ذہانت و صحت جسمانی کے زیر اہتمام 23۔ مارچ 1999ء کو یوم حضرت مسیح موعود اور یوم پاکستان کے حوالے سے سالانہ کھیلیں منعقد ہوئیں۔ ان کھیلوں کے لئے ربوہ کو 8 بلاکس میں تقسیم کیا گیا تھا۔ مقابلوں میں انفرادی اور اجتماعی مقابلہ جات شامل تھے۔ انفرادی مقابلون میں شمولیت کے لئے پہلے حلقہ کی سطح پر مقابلے کروائے گئے اور ان میں اول آنے والے انصار کو 23۔ مارچ کو مقابلوں میں شامل کیا گیا۔ انفرادی مقابلوں میں سائیکل ریس سلو و تیز۔ کلائی پکڑنا۔ دوڑ سو میٹر شامل تھے۔ بعد میں گولہ پھینکنا اور مشاہدہ و معائنہ کو بھی شامل کر لیا گیا۔ جبکہ اجتماعی مقابلوں میں رسہ کشی۔ والی بال اور پیغام رسانی کے مقابلے شامل تھے۔ اجتماعی کھیلوں کے ابتدائی مقابلے بلاکس کی سطح پر منعقد کروائے گئے۔ رسہ کشی کے مقابلے 15۔ مارچ کو اور والی بال کے ابتدائی مقابلے 7۔ مارچ کو منعقد ہوئے۔ ان مقابلوں میں جیتنے والی ٹیموں کو 23۔ مارچ کے مقابلوں کے لئے منتخب کیا گیا۔

افتتاح

مکرم مولانا محمد صدیق صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ نے 23۔ مارچ کی صبح ساڑھے سات بجے ریلوے روڈ پر یوٹیلٹی سٹور کے قریب سائیکل ریس کے مقابلہ سے قبل دعا کروا کر آل ربوہ سالانہ کھیلوں کا افتتاح فرمایا۔

مقابلہ جات

افتتاح کے معابعد سائیکل ریس کا مقابلہ ہوا سائیکل ریس یوٹیلٹی سٹور کے قریب سے شروع ہوئی اور رحمت غربی میں صدر انجمن کی مارکیٹ کے قریب اختتام پذیر ہوئی۔ باقی تمام مقابلہ جات رحمت غربی کی گراؤنڈ میں منعقد ہوئے۔ مقابلہ جات میں انصار نے بڑے جوش و خروش اور نظم و ضبط کے ساتھ شمولیت اختیار کی۔ مقابلوں کو دیکھنے کے لئے انصار دوستوں کے علاوہ خدام بھی موجود تھے۔ محترم زعیم صاحب اعلیٰ بھی سارا وقت گراؤنڈ میں موجود رہے اور کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کرتے رہے۔ مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان۔ مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ اور مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب قائد ذہانت و صحت جسمانی مجلس انصار اللہ پاکستان بھی فائنل مقابلوں کے وقت موجود تھے۔

اختتامی تقریب و تقسیم انعامات

اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان تھے۔ آپ کی تشریف آوری پر کلائی پکڑنے اور رسہ کشی کا فائنل مقابلہ کروایا گیا۔ رسہ کشی کے مقابلہ میں شامل دونوں ٹیموں کا تعارف بھی صدر مجلس سے کروایا گیا۔ ان مقابلوں کے اختتام پر اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد مکرم زعیم صاحب اعلیٰ نے رپورٹ پیش کی۔ آپ نے بتایا کہ انصار اللہ مقامی متواتر کئی سال سے 23۔ مارچ کو اس دن کی اہمیت کے پیش نظر آل ربوہ سالانہ کھیلوں کے مقابلے منعقد کرواتی ہے۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب نے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ آخر میں عہد دہرایا گیا اور دعا ہوئی۔ دعا کے بعد مہمانوں کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔

صدر محترم کا خطاب

تقسیم انعامات کے بعد مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آپ نے آل ربوہ سالانہ کھیلوں کے انعقاد پر مجلس انصار اللہ مقامی کو مبارکباد دی اور خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ آپ نے یہ ہدایت فرمائی کہ انصار کے لئے صبح کی سیر بہت ضروری ہے۔ ڈاکٹرز بھی اب یہی مشورہ دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کے طریق پر عمل کرتے ہوئے صبح کی سیر کو فروغ دینا چاہئے۔ ربوہ میں صبح کی سیر کرنے والوں کی کمی ہے خصوصاً انصار میں۔ اس لئے آپ کوشش کریں اور زیادہ سے زیادہ انصار کو صبح کی سیر کے لئے تیار کریں اور انہیں صبح کی سیر کے لئے گھروں سے نکالیں۔ اگر آپ اس میں کامیاب ہو جائیں اور صبح کے وقت کثرت کے ساتھ انصار سڑکوں پر سیر کرتے ہوئے نظر آنے لگ جائیں تو یہ آپ کی بہت بڑی کامیابی ہوگی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کیا آپ کو علم ہے

گاجر وٹامن A حاصل کرنے کا سب سے موثر ذریعہ ہے۔

مشک کافور کے تیل میں کھردری جلد کو ہموار کرنے کی طبی صلاحیتیں موجود ہیں۔

لونگ کے تیل میں طاقت ور جراثیم کش صلاحیتیں موجود ہیں۔ اس لئے زخموں کو مندمل کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔

پودینے میں ٹھنڈک پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ زخم مندمل کرنے کی صلاحیتیں موجود ہیں۔

لیموں قدرتی Cleaner ہے۔ جلد کے اندر تک جذب ہو کر مسام صاف کرتا ہے۔

ساگ جلد کی شکست و ریخت کی مرمت کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم غلام مصطفیٰ تبسم صاحب کارکن الفضل کی والدہ محترمہ فاطمہ نجم صاحبہ اہلیہ مکرم نجم الدین شہید صاحب 29/1 دارالنصر غربی ربوہ ایک ہفتہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے سخت علیل ہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال کے سرجیکل وارڈ میں داخل ہیں۔ احباب سے موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تقریب شادی

○ خدا کے فضل سے مکرم عطاء القدوس خان صاحب ابن مکرم رانا سلطان احمد صاحب ڈرائیور خدام الاحمدیہ پاکستان کی شادی کی تقریب مورخہ 25۔مارچ 1999ء کو بوقت سوا پانچ بجے شام باب الابواب ربوہ میں منعقد ہوئی۔ بعدہ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب خالد ربوہ نے دعا کرائی۔

دوسرے روز 26۔مارچ 1999ء کو بوقت ساڑھے پانچ بجے شام باب الابواب ربوہ میں دعوت عصرانہ دی گئی۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کرائی۔ قبل ازیں اس نکاح کا اعلان مورخہ 98-9-23 کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے بعوض حق مہر مبلغ -/30000 روپے کیا تھا۔

مکرم عطاء القدوس خان صاحب محترم چوہدری محب الرحمان صاحب مرحوم سابق سیکرٹری مال چک 88/ج۔ب اور سابق زعیم انصار اللہ کا پوتا ہے۔ نیز دولہن و دولہا محترم صوبیدار حبیب الرحمان صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ بلاڈی شاہ کریم ضلع حیدر آباد کے نواسہ اور نواسی ہیں۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کی درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح

○ مکرم ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب ابن مکرم محمد صدیق صاحب ایم اے بی ٹی سابق ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول بشیر آباد اسٹیٹ کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ ڈاکٹر شمائلہ جاوید صاحبہ بنت مکرم چوہدری علی حیدر صاحب تارڑ ڈیرہ غازی خان بعوض مبلغ ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ حق مہر مکرم مولوی نصیر احمد صاحب وڑائچ مربی سلسلہ نے مورخہ 99-4-9 بعد نماز جمعہ پڑھا۔

مکرم ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب مکرم میاں محمد دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پڑپوتے اور مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب واقف زندگی سابق مینیجر کریم نگر فارم کے نواسے ہیں۔

عزیزہ ڈاکٹر شمائلہ جاوید صاحبہ مکرم مولانا عبدالرحمٰن صاحب مبشر مرحوم سابق امیر ضلع ڈیرہ غازی خان کی نواسی ہیں۔

احباب کرام سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر و بثمرات حسنہ ہونے کی درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے ایم اے پرائیویٹ کے امتحان کا اعلان کردیا ہے

○ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے اعلان کے مطابق امسال ایم اے پرائیویٹ کے امتحانات 22۔جولائی 99ء سے شروع ہوں گے۔ داخلہ فارمز جمع کروانے کی آخری تاریخ 22۔مئی 1999 مقرر ہے۔ بہاولپور یونیورسٹی کے علاوہ کسی بھی دوسری یونیورسٹی سے بی اے کرنے والے طلباء و طالبات کے لئے داخلہ فیس+ رجسٹریشن فیس+ اور دیگر اخراجات تقریباً -/2500 روپے جمع کروانا ہوں گے ایم اے کے امتحان کے لئے ضروری ہے کہ امیدوار کو بی اے کئے ہوئے دو سال گذر چکے ہوں۔ داخلہ فارم اور فیس بہاولپور یونیورسٹی میں جمع کروائی جاسکیں گی۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عطیہ برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔

جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر 4550/3-23 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرماویں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم)

بقیہ صفحہ 8

کالاباغ ڈیم ورلڈ بنک نے کالاباغ ڈیم کی تعمیر کو قابل عمل اور پاکستان کی معیشت کے لئے مفید منصوبہ قرار دیتے ہوئے اس منصوبے کے لئے فنڈز فراہم کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ منصوبہ اگر 2000ء میں شروع کر لیا جائے تو سات سال کی مدت میں پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔ اس منصوبے پر خرچ کا تخمینہ 5ء8۔ارب ڈالر لگایا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں واپڈا کے اعلیٰ حکام نے کالاباغ ڈیم کی تعمیر کے لئے تازہ ترین رپورٹ وزارت پانی و بجلی کو ارسال کر دی ہے۔

عوام عدالتوں میں جائیں گورنر پنجاب شاہد حامد نے کہا ہے کہ حکومت کی بھرپور کوشش ہے کہ گذشتہ 50 سالوں کی خرابیوں اور خامیوں کا ازالہ کیا جائے اور آنے والے پانچ سالوں میں صحت تعلیم اور سوشل سیکٹر پر دگنا بجٹ خرچ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ خود کشیاں اور خود سوزیاں کرنے والوں کو صبر سے کام لینا چاہئے۔ کوئی بھی نظام راتوں رات تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ نہ اس طرح عوام کے مسائل حل کئے جاسکتے ہیں۔ اگر کسی پولیس مقابلے کے نقلی ہونے کا شبہ ہو تو صحیح طریق یہ ہے کہ وہ معاملہ عدالت میں لے جایا جائے جس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ بے گناہوں کو ہلاک کرنے والوں کے خلاف حکومت اکیلی کچھ نہیں کر سکتی اس کے لئے عوام الناس کا تعاون بھی درکار ہے جو کہ عوام الناس کو مہیا کرنا چاہئے۔

بقیہ صفحہ 1

اپنے حالات کے مطابق خرچ کرنے کی عادت ڈالے اور تباہی کے گڑھے میں گرنے سے محفوظ رہے۔ اسی طرح امراء اور غرباء میں جو تفاوت پایا جاتا ہے وہ روز بروز کم ہوتا چلا جائے۔"

(مطالبات تحریک جدید صفحہ 174-173)

بقیہ صفحہ 4

بہار آجاتی تھی اور موسم گرما کی راتوں میں "رات کی رانی" کی خوشبو سارے صحن میں پھیل کر مشام جاں کو تازگی اور روح کو بالیدگی عطا کرتی تھی۔ غرض کہاں تک بیان کیا جائے اس مضمون نے تو یادوں کے دریچے کھول دیئے جن سے مختلف قسم کے پھولوں کی مہک نے دماغ ترو تازہ کر دیا۔

عرصہ ہوا میں اپنے بھائی سید احمد میاں سے ملنے لکھنؤ (انڈیا) گیا تھا۔ وہاں مجھے لکھنؤ کی اسمبلی ہال کی سیر کا موقع ملا۔ باہر سیڑھیوں پر اور سڑک کے دونوں کناروں پر خوبصورت گملوں میں قسما قسم کے پھول اپنی بہار دکھا رہے تھے میں نے مالی کے تعاون سے چند پودے حاصل کئے جنہیں بحفاظت نواب شاہ تک لے آیا۔ ان میں سے ایک پودا ایسا ہے جس کے پتوں پر پانچ طوطے بیٹھے نظر آتے ہیں اور بارش میں بھی یہ طوطے محفوظ رہتے ہیں اور قدرت کی صناعی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ایک پودا آج تک زندہ ہے اور موسم بہار میں اپنی بہار دکھاتا ہے۔

میری طرف سے برادر مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب کو مبارکباد پیش کردیں اور سلام کا گلدستہ ان تک پہنچادیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ان کے تمام ساتھیوں اور نمائش کے سلسلے میں کام کرنے والے بھی تحسین کے مستحق ہیں۔ امید ہے کہ پروگرام کے مطابق ایسی پر بہار اور دلکش نمائشیں آئندہ بھی لگتی رہیں گی اور آخر میں اس شعر پر اپنے مکتوب کو ختم کرتا ہوں کہ۔

ہم نے خیرات میں یہ پھول نہیں پائے ہیں
خون دل نذر کیا ہے تو بہار آئی ہے

والسلام

سلیم شاہجہانپوری

بقیہ صفحہ 5

طول دینا شامل ہیں تاہم امریکہ کو اپنے مفادات کو حاصل کرنے کی کوشش میں اس علاقہ کے مقامی لوگوں کے جائز مفادات کو پس پشت نہیں ڈالنا چاہئے۔

اس سلسلے میں مزید کچھ اقدامات کئے جانے ضروری ہیں۔ مغربی کنارہ اور غزہ 1948ء کی فلسطینی ریاست کے 22 فی صد پر مشتمل ہے۔ فلسطین کو اس علاقے میں سے مزید کچھ حصہ اسرائیل کو دینے کی ضرورت نہیں۔ مصر اور اردن کے ساتھ آخری فیصلہ میں 1993ء کے اوسلو امن معاہدہ کی رو سے ان کے تمام مقبوضہ علاقے ان کو واپس کردیئے گئے تھے۔ اسی طرح تمام مقبوضہ علاقے فلسطین کو بھی واپس ملنے چاہئیں۔ اس لئے فلسطینی حکومت کے قیام کے سلسلے میں 4 مئی 1999ء کا اعلان بھی 1993ء کے امن معاہدہ میں مقرر کئے جانے والے ٹائم ٹیبل کے عین مطابق ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس امن کے عمل کا مستقبل ان حالات پر منحصر ہے جو اسرائیل میں مئی 1999ء میں ہونے والے انتخابات کے بعد سامنے آئیں گے۔

آخری تجزیئے کے طور پر مشرق وسطیٰ اور جنوبی ایشیا کے سلسلے میں امن کی عمارت تعمیر کرنے کے لئے اصل ضرورت اخلاق اور انصاف کے اصولوں کو بروئے کار لانے کی ہے۔

بڑی طاقتیں اور خاص طور پر امریکہ اس سلسلے میں جو رول ادا کریں گی اور جس طرح اس میں حصہ لیں گی وہ بہت فیصلہ کن ہوگا۔ جس طرح جنوبی افریقہ میں نسل پرستی کے مسئلہ پر مغربی دنیا نے اس کے خلاف مذمت کے خیالات کا اظہار کیا اسی طرح سے فلسطین اور کشمیر کے مظلوم لوگوں کی چیخ و پکار بھی بڑی طاقتوں کے علاقوں میں گونجنی چاہئے۔

مشرق وسطیٰ میں فلسطینی اور اسرائیلی جھگڑا ایک مزید جنگ کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے اور بالکل اسی طرح کشمیر کا مسئلہ بھارت اور پاکستان میں کسی وقت بھی جنگ کی نوبت کو پہنچ سکتا ہے۔ ان دونوں مسئلوں کی اخلاقی گہرائی اس بات کی مقتضی ہے کہ متعلقہ ملک اور ان کے ساتھ ہی بڑی طاقتیں بھی ایک متحدہ اور فیصلہ کن کوشش ان علاقوں میں ایک منصفانہ اور دیرپا امن کے لئے کریں۔

(ماخوذ از نیشن 15 فروری 1999ء)

ترجمہ: سید ظہور احمد شاہ صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 24- اپریل- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 27 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 40 درجے سنٹی گریڈ

28- اپریل- غروب آفتاب- 6-50

29- اپریل- طلوع فجر- 3-53

29- اپریل- طلوع آفتاب 5-22

عالمی خبریں

کانگریس حکومت بنانے میں ناکام

کانگریس پارٹی کی حکومت سازی کے لئے پہلی کوشش 39 ووٹوں کی کمی سے ناکام ہو گئی ہے۔ جس کے بعد صدر نے انہیں مزید مہلت دے دی ہے لیکن کانگریس کی صدر سونیا نے دستبرداری کا اعلان کر دیا ہے۔

سربیا پر نیٹو کی بمباری

سربیا کے سرکاری ٹیلی ویژن کے ہیڈ کوارٹر پر نیٹو کی بمباری سے 10- افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہو گئے ہیں۔ ٹی وی کی عمارت منہدم ہو گئی ہے۔ کسووو میں اقوام متحدہ کے مبصرین کی تعیناتی کی میلاسوچ کی تجویز برطانیہ نے رد کر دی ہے جبکہ فرانس نے کوفی عنان کی ثالثی مسترد کر دی ہے۔ نیز جارجیا نے سرب فوج کے انخلاء کا مطالبہ کر دیا ہے۔

کنٹرول لائن کی خلاف ورزیاں

پاکستان اور بھارت میں اقوام متحدہ کے فوجی مبصرین گروپوں کے سربراہ نے کہا ہے کہ کنٹرول لائن کی تمام خلاف ورزیاں بھارت نے کیں۔ جنکی تعداد ہزاروں میں ہے۔ سب کی شکایات پاکستان نے کیں۔ عالمی برادری مسئلہ کشمیر حل کرانا چاہتی ہے مگر اس کے لئے وقت لگے گا۔

کسووو کی مسلمان عورتوں کی بے حرمتی

سرب فوجی ایک منصوبے کے تحت کسووو کی مسلمان خواتین کی بے حرمتی کو جنگی ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ کسووو میں سرب فوجیوں نے "بے حرمتی کیمپ قائم کر رکھا ہے" 20- خواتین کو زیادتی کے بعد ہلاک کر دیا گیا۔

13000- ہزار سال قبل کے انسان کی دریافت

امریکہ کی ریاست کیلیفورنیا کے ایک جزیرے سے ایک عورت کی ہڈیاں ملی ہیں سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ یہ تیرہ ہزار قبل کے انسان کی ہڈیاں ہیں۔ جن سے یہ معلوم کرنے میں مدد ملے گی کہ براعظم امریکہ میں انسان پہلی مرتبہ کب اور کیسے وارد ہوا۔

انڈونیشیا میں ہلاکتیں

انڈونیشیا کے علاقہ مشرقی تیمور میں متحارب دھڑوں کے درمیان جھڑپوں میں 50- سے زائد افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ پولیس نے مشرقی تیمور کے دارالحکومت کے گھیرے میں لے لیا ہے۔ اور غیر معینہ مدت کے لئے کرفیو نافذ کر دیا ہے۔

سوا دو کروڑ افراد اجڑ گئے

اقوام متحدہ کے بچوں کے امداد ادارے یونیسف نے انکشاف کیا ہے کہ اس وقت دنیا بھر میں دو کروڑ 20 لاکھ افراد اجڑ کر ترک وطن کر کے پناہ گزینی کے مصائب جھیل رہے ہیں۔ ترک وطن کی وجہ خانہ جنگی اور اندرون ملک خونریز ہنگامے ہیں۔

سیرالیون میں خانہ جنگی

سیرالیون میں باغیوں کی بڑی تعداد نے ایک صوبائی ہیڈ کوارٹر پر حملے کر کے گورنر کو ہلاک کر دیا ہے چار محافظ بھی مارے گئے۔ ادھر پڑوسی ملکوں سے بھی باغیوں کی امداد کے لئے مسلح ایجنٹ آگئے ہیں جس پر باقاعدہ خاہ جنگی چھڑ گئی ہے۔

بھارتی فوجی ہلاک

مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپوں میں متعدد بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے ہیں۔ جبکہ کئی گاڑیاں تباہ کر دی گئی ہیں۔ ایک مجاہد سمیت تین افراد شہید ہو گئے۔ بھارتی فوج نے 11- مکانوں کو آگ لگا کر تباہ کر دیا۔

ملکی خبریں

وزیراعظم کا دورہ روس

وزیر اعظم محمد نواز شریف نے اپنے دورہ روس کو کامیاب قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس دورہ کے بعد پاکستان اور روس کے تعلقات ایک نئے دور میں داخل ہو جائیں گے۔ اور دونوں ملکوں کے درمیان مختلف شعبوں میں تعاون اور تعلقات میں بہتری کا ایک نیا باب کھلے گا۔ انہوں نے بتایا کہ روس کے صدر یلسن اور وزیر اعظم پریماکوف کے ساتھ ملاقاتیں مثبت رہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ ان کے دورہ سے امریکہ اور پاکستان کے تعلقات کسی طور پر متاثر نہیں ہوں گے۔ امریکہ نے بھی نواز شریف کے دورہ روس پر اطمینان کا اظہار کیا ہے اور امریکی دفتر خارجہ کے ایک اہلکار نے کہا کہ امریکہ کو اس بات پر اطمینان ہے کہ روس اور پاکستان نے سابقہ اختلافات کو بھلا کر دوستانہ مستقبل کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ ہر اس اقدام کا خیر مقدم کرے گا جس سے ہمسایہ ممالک کے درمیان کشیدگی کا خاتمہ ہو۔

بینظیر کی واپسی

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان کی مٹی ہی میرا قیمتی اثاثہ ہے جس میں میرے شہید باپ اور بھائی مدفون ہیں۔ اس لئے میں ہر صورت میں وطن واپس آؤں گی اور مجھے یقین ہے کہ آخر کار فتح سچ کی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ظلم کے اندھیرے چھٹنے والے ہیں اور ہمارے کارکنوں کی قربانیاں ضرور رنگ لائیں گی۔

49- ارکان پارلیمنٹ کے خلاف چوری کے مقدمے

وفاقی وزیر پانی و بجلی گوہر ایوب نے سینٹ کو بتایا کہ 49- ارکان پارلیمنٹ بجلی چوری اور نادہندگی میں ملوث پائے گئے اور ان میں سے متعدد کے خلاف مقدمات درج کروا دیے گئے ہیں۔ ان ارکان پارلیمنٹ میں وزیر داخلہ چوہدری شجاعت' قومی اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر چوہدری محمد جعفر اقبال' سابق وفاقی وزیر سیدہ عابدہ حسین' پارلیمانی سیکرٹری رانا زاہد توصیف' مواصلات کی قائمہ کمیٹی کے چیئرمین چوہدری برجیس طاہر' سابق وفاقی وزیر مواصلات محمد اعظم ہوتی اور سرحد کے سابق وزیر اعلیٰ آفتاب شیرپاؤ بھی شامل ہیں۔ اور ان کو ڈیکشن بل جاری کر کے کروڑوں روپے وصول کر لئے گئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ مختلف حکومتی اداروں کے ذمے 73 بلین روپے کے بقایا جات ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ بقایا جات کی ادائیگی نہ ہونے کی وجہ سے کئی ترقیاتی منصوبے متاثر ہو رہے ہیں۔

غلام مصطفیٰ کھر کی پیپلز پارٹی میں واپسی

سابق گورنر پنجاب ملک غلام مصطفیٰ کھر نے دوبارہ پیپلز پارٹی میں شامل ہونے کا اعلان کر دیا ہے انہوں نے کہا کہ وہ وفاق اور بینظیر کو نااہلی سے بچانے کے لئے دوبارہ پیپلز پارٹی میں شامل ہوئے ہیں انہوں نے کہا کہ پنجابی وزیر اعظم نے اپنی آمریت قائم کرنے کے لئے سندھ سے تعلق رکھنے والی اپوزیشن لیڈر بینظیر بھٹو کو سنگل آؤٹ کر کے دیوار سے لگانے کی کوشش کی ہے۔ اور سوچی سمجھی سازش کے تحت بھٹو خاندان کو انتقامی کارروائیوں کا نشانہ بنایا جا رہا ہے انہوں نے کہا کہ میں صرف وفاق بچانے کی خاطر میدان میں کود رہا ہوں اور اب پیچھے نہیں ہٹوں گا چاہے نتیجہ کچھ بھی ہو انہوں نے بتایا کہ میں جلد بیرون ملک جا کر بینظیر سے ملاقات کروں گا اور ان کو باعزت طور پر واپس لانے پر بات چیت کروں گا۔

نائن زیرو پر چھاپہ

کرائم برانچ سی آئی اے اور پولیس کی بھاری نفری نے جمعہ کو عزیز آباد میں واقع متحدہ قومی موومنٹ کے ہیڈ کوارٹر نائن زیرو تنظیم کے ایپلائنٹ ایکس چینج کے تالے توڑ کر فائلیں اور دفتری ریکارڈ قبضہ میں کر لیا اور ساتھ لے گئے۔ پولیس والوں نے اپنے موقف میں یہ بیان کیا ہے کہ یہ چھاپہ نائن زیرو سے کچھ فاصلے پر متحدہ کے ایک دفتر میں دہشت گردوں کی موجودگی کی اطلاع پر مارا گیا۔ وہاں موجود تین افراد فائرنگ کرتے ہوئے فرار ہو گئے۔ پولیس نے متحدہ قومی موومنٹ کے مرکز نائن زیرو پر چھاپے کی تردید کی ہے۔

باقی صفحہ 7 پر

میٹرک کے امتحانات سے فارغ ہونیوالے طلباء و طالبات کیلئے 2 ماہ کے خصوصی کمپیوٹر کورس میں داخلہ شروع ہے خواتین کیلئے علیحدہ کلاسز
ABACUS ایبکس کمپیوٹر اکیڈمی لنک روڈ دارالفتوح موڑ ناصر آباد غربی ربوہ۔ فون 920

سونے کے سیٹ • کڑے • چوڑیاں
فینسی جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دکان 212868 رہائش 212867

• وولٹیج سٹیبلائزر • فریج • گیزر
• واشنگ مشین • ایئر کولر • ایئر کنڈیشنر
• کوکنگ رینج • مائیکرو ویو اوون
فخر الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
7223347-7239347-7354873

نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز 23 شکور پارک ربوہ فون نمبر 212034
اندرون اور بیرون ملک کام آنیوالے ڈپلومہ اور شارٹ کورسز۔ تجربہ کار اساتذہ اور جدید ترین Pentium کمپیوٹر Network اور مکمل ائرکنڈیشنڈ لیبارٹری۔ ڈپلومہ کورس کے دورانیہ میں بغیر اضافی فیس کے روزانہ بذریعہ کمپیوٹر ٹائپنگ ٹریننگ
خواتین کے لئے لیڈی انسٹرکٹرز اور علیحدہ اوقات میں کلاسز کا انتظام موجود ہے

معیاری ہومیوپیتھک ادویات
☆ ولمار شوابے جرمن کی سیل بند ادویات کی وسیع رینج اور ☆ مسعود ہومیو فارمیسی لاہور کی معیاری پوٹینسیاں' مدر ٹنکچرز' بایوکیمک ادویات' ٹکیاں اور گلوبیولز رعایتی نرخوں پر دستیاب ہیں
☆ 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس نیز ہومیو کتب کی خریداری کا مرکز
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان
☎ 771 213156